ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

جمعہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

نمبر ۲۶۹	۱۶ ر نومبر سنہ ۱۹۴۵ء	۱۰ ر ذوالحجہ سنہ ۱۳۶۴ھ	۱۶ ر ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش	جلد ۳۳

جناب مرزا عبدالحق صاحب بی-اے ایل ایل بی وکیل گورداسپور Gurdaspur

268

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ر ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو گھٹنے کی درد میں تا حال کوئی کمی نہیں ہوئی۔ آج ٹمپریچر ۹۹٫۸ ہے۔ گھٹنے میں درد گزشتہ شب تو اس قدر زیادہ رہی۔ کہ بیماری کے ایام میں کسی دن بھی ایسی درد نہیں ہوئی تھی۔ احباب صحت کے لئے درد دل سے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی بدستور ناساز ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی وجہ سے کچھ رقم جمع کر کے ایک بکرا بطور صدقہ دیا۔ اور کچھ رقم غرباء میں تقسیم کی۔

کل نماز عید صبح ۹ بجے عیدگاہ میں پڑھی جائے گی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ۱۰ ر ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ

عید اضحیٰ میں حق پرستوں کے لئے سبق

خدمتِ دین کے لئے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے اسوہ پر عمل کریں!

از مکرم جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

قریباً ۴ ہزار برس گذرے کہ خدا کا برگزیدہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم سے جدا ہو کر اپنے وطن سے بے وطن ہو کر سرزمین فلسطین میں آیا۔ اس کے دل میں جذباتِ دعا موجزن ہوئے ربّ ھب لی من الصالحین اے خدا مجھے نیک و صالح فرزند عطا فرما۔ خدا نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔ یہ بچہ حضرت ابراہیمؑ کی امیدوں کا آماجگاہ تھا۔ لیکن زیادہ دن نہ گزرے تھے۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے اشارۂ خداوندی کے ماتحت اس بچے اور اس کی مقدس ماں کو ایک بے آب و گیاہ صحرا میں چھوڑ دیا۔ حضرت ابراہیمؑ سا حلیم دل انسان جو مجرم کا فروں کی ہلاکت کی خبر پر بھی بے چین ہو جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ارشاد ہوا یجادلنا فی قوم لوط ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب۔ آج اس لق و دق بیابان میں ننھے اکلوتے کو اور اپنی چہیتی بیوی کو چھوڑ رہا ہے۔ ذات باری پر کامل یقین ایک زبردست طوفان کی طرح شکوک و شبہات کے خس و خاشاک کو بہا کر لے گیا۔ دل خون ہو گیا۔ مگر جس کے نام پر یہ سب کچھ ہوا ہے۔ وہ الحی القیوم خدا ہے اس لئے حضرت ابراہیمؑ فلسطین میں اور حضرت ہاجرہؓ فاران میں چشم براہ تھیں۔ کہ ہماری دعاؤں کا ثمر (اسمٰعیلؑ) کب پروان چڑھتا ہے۔ حالات بے شک نامساعد تھے۔ اور مشکلات بلاشبہ گوناگوں تھیں۔ لیکن یہی ساعت تو ایمان والوں کے لئے لذیذ تر گھڑی ہوتی ہے۔ ایسے ہی بلاخیز طوفانوں میں ان کے یقین کی چٹان پختہ تر ثابت ہوتی ہے۔ اور خدا کا فضل ان پر نمایاں تر نظر آتا ہے تورات میں ان دنوں کا بیان اس طرح ہوا ہے "خدا اس لڑکے (اسمٰعیلؑ) کے ساتھ تھا اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہو گیا۔ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا" (پیدائش ۲۱ : ۲۰-۲۱)

اب وہ وقت آپہنچا جب حضرت اسمٰعیلؑ کا بھی امتحان ہونے والا تھا۔ حضرت ہاجرہ کی آغوش میں پرورش پانے والا اسمٰعیلؑ اب سن شعور کو پہنچ چکا تھا۔ وہ اپنے باپ کے ہم دوش چلنے کے قابل تھا۔ فلما بلغ معہ السعی۔ کہ حضرت ابراہیمؑ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے اکلوتے کو ذبح کر رہا ہوں۔ بے حس مشرک و بت پرست اپنے دیوتاؤں کے نام پر اولاد ذبح کر ڈالتے تھے۔ مگر حضرت ابراہیمؑ کا مشن تو ان کے خلاف تھا۔ اور یہاں بے حد حساس دل کا معاملہ تھا۔ لیکن رؤیا ربانی ہے۔ اس میں تامل عبث ہے۔ اس لئے حضرت ابراہیمؑ نے فوراً اپنے لختِ جگر سے رؤیا کا ماجرا سنا کر پوچھا فانظر ماذا تری کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ نونہال اسمٰعیل علیہ السلام بے ساختہ پکار اٹھے یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین کہ میں حاضر ہوں آپ ارشاد ربانی پورا فرمائیں۔ میں اس قربان گاہ پر استقامت سے چڑھنے کے لئے آمادہ ہوں باپ اس امید افزا جواب پر اچھل پڑا۔ اور چھری لے کر اشارۂ خداوندی کی تکمیل کے درپے ہو گیا۔ بیٹے نے سراپا تسلیم و رضا کا نمونہ دکھایا۔ جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانی ہو گئی۔ باپ اپنی ساری امیدوں کا خون کرنے پر تل گیا۔ اور بیٹا اپنی زندگی حکم الٰہی پر نچھاور کرنے کے لئے تیار تھا۔ بیٹا خاک پر لیٹ چکا تھا۔ چھری چلنے والی تھی۔ اور زمین کے بہترین وجود کی نسل کا رشتہ کٹنے لگا تھا۔ فرشتے اس نظارہ پر حیران تھے کہ ہم تو سمجھتے تھے۔ آدمزاد فساد و خونریزی ہی کریں گے۔ مگر یہ فرزندانِ آدمؑ تو انسانوں کے امن اور ان کی ہدایت اور اپنے خدا کے اشارہ پر جانیں قربان کر رہے ہیں۔ یکایک آسمان سے آواز آئی یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین بس بس ابراہیم خواب پوری ہو چکی۔ اور تم دونوں باپ بیٹا امتحان میں کامیاب ہو گئے جاؤ عید مناؤ اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے بہرہ اندوز ہو۔ یہ عید ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کی قربانی کی عید ہے۔ اس میں جانور ذبح ہوں گے۔ اور ہمیشہ ہوا کریں گے۔ اس لئے اس کا نام عید الاضحیٰ ہو گا یعنی قربانیوں کی عید۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنی زندگی۔ اپنی ذریت کی زندگی توحید کے قیام میں صرف کی۔ حضرت اسمٰعیلؑ نے اپنی زندگی کے سارے دن خدا کے نام کے بلند کرنے میں خرچ کئے۔ اس لئے ان کا حق تھا۔ کہ عید منائیں اور خوشی کریں۔ ان کی حقیقی عید کی ظاہری یادگار وہ قربانیاں ہیں۔ جو یوم النحر میں ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے کونہ کونہ میں ہو رہی ہیں۔ مگر کیا خدا کو خون یا گوشت کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں وہ خود فرماتا ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماؤھا ولکن ینالہ التقوٰی منکم کہ مجھے قربانیوں کے گوشت اور خون بکار نہیں۔ میں تو تمہارے دل کی قربانی چاہتا ہوں تمہارا سچا تقوٰی ہی مجھ تک پہنچتا ہے۔ آج عید کے دن مسلمان جانور ذبح کریں گے۔ ان کا گوشت کھائیں گے اور اپنے دوستوں کو کھلائیں گے۔ مگر کتنے ہیں۔ جو قربانی کی علت غائی کو سمجھتے ہیں اور کتنے ہیں جو عید اضحیٰ کے دائمی سبق کو حاصل کرتے ہیں؟

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

تھوڑے اور بہت ہی تھوڑے!! جانوروں کا ذبح کرنا تو آسان ہے۔ مگر اپنے نفس کو خدا کے لئے مارنا اور اس کی شریعت کے جوئے کو اپنی گردن پر رکھنا مشکل ہے۔ مگر اسلام اسی کا نام ہے۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے جب انتہائی قربانی کی تب خدا نے فرمایا۔ فلما اسلما۔ کہ ابراہیمی و اسمٰعیلی مقام اطاعت یہ ہے اور درحقیقت اسی کا نام اسلام ہے۔

آج سے ۵۶ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ کہ

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔"

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۱۷-۱۸)

جب تک اس موت کو خدائی شریعت کے مطابق قبول نہ کیا جائے انفرادی اور جماعتی ترقی محال ہے۔ اور اسلام کی فتوحات کے دن قریب نہیں آسکتے۔ آج ہم احمدی بھی عید مناتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ قربانیوں کی عید منانے کا حق صرف ان لوگوں کو ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مانند قربانی کے لئے تیار ہوں۔ اور جو ان سے مطالبہ ہو چکا ہے وہ اس سے عہدہ برآ ہو چکے ہوں۔ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت المصلح الموعود امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ تم سے تمہاری جانوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ اس صورت میں کہ اپنی اولادیں دین کی خاطر وقف کرو۔"

(الفضل ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء)

پس آج ابراہیمی سنت کا ادا کرنے والا وہ ہے جو اپنی اولاد کو دین کی خاطر وقف کرتا ہے۔ اور اسمٰعیلی سنت کا پیرو وہ ہے جو اپنی زندگی اس راہ میں نثار کر دیتا ہے۔ یہ وہ روح ہے جس کو تازہ کرنے کے لئے ہر سال عید اضحیٰ آتی ہے۔ مبارک ہیں وہ باپ جو حضرت ابراہیمؑ کے رنگ میں رنگین ہیں۔ اور مبارک ہیں وہ بیٹے جو حضرت اسمٰعیلؑ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں ان کی ہی حقیقی عید ہے۔ اور وہی مقربانِ بارگاہ ہیں۔ اللھم اجعلنا منہم۔

تفسیر کبیر جلد ششم کے جزو ثانی کی طباعت شروع ہوگئی

تفسیر کبیر جلد ششم کے حصہ چہارم کا جزو اوّل جو صرف تیسویں پارہ کے پندرہ رکوع یعنی سورۃ النبا سے سورۃ البلد تک کے حصہ کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ اور حجم ۶۲۸ صفحات ہے۔ وہ شائع ہو چکا ہے۔ اگرچہ جلد بندی کی مشکلات کی وجہ سے جلد احباب تک مجلد ہو کر نہیں پہنچ سکا۔ پھر بھی ۶۵۰ جلدیں احباب تک پہنچ چکی ہیں۔ اور کوشش کی جارہی ہے کہ جوں جوں مجلد ہو کر نسخے ملتے جائیں اوّلاً ان احباب کو دیئے جائیں جن کی طرف سے عرصہ ہوا رقوم آچکی ہیں۔ اب مژدہ ہو کہ اس سے اگلے حصہ کی تفسیر کی طباعت کا کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے کہ تیسویں پارہ کے بقیہ حصہ کے دو جز ہونگے جن کا حجم اندازاً چھ چھ سو صفحات ہوگا۔ احباب حضور کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں تاکہ اس بے بہا خزانہ سے مکمل طور پر جلد از جلد احباب مستفید ہوسکیں۔

(انچارج تحریک جدید)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

باز گو از مصر و از آں شیخ مصر

از جناب شیخ محمد احمد صاحب کپورتھلہ

پائے پیچیدست تا از حلقۂ زنجیر ما — بر حریفاں دامِ خود مے افگند نخچیر ما

رفتہ از دارالاماں شُد سرور پیغامیاں — سادۂ پُرکار آمد شیخِ با تدبیرِ ما

وہ چہ گویم نکتہ ہائے رنگ رنگ آردہمے — بہرِ تصدیقِ امیرش وزپئے تکفیرِ ما

شیخِ وقت آخر ولیِّ وقت را دریافتہ — بہرِ ہمدردی بخواہد نیز ہم تبجیرِ ما

جملہ تاویلِ رکیکش ہمچو تارِ عنکبوت — پردۂ خود مے درد چوں مے کند تحقیرِ ما

بود مہدی و رفت مسلم احمدی شُد بعد ازاں — سامریِ وقت آمد مصریِ بے پیرِ ما

مُدعیِ سُست پیش آرد گواہِ چُست را — خوبیِ تقدیرِ اُو یا لذتِ تقریرِ ما

چُغد در ویرانہ ہا خود راہما انگاشتہ
ہر گدائے بینوا را پادشاہ پنداشتہ

رسالہ جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق تردیدی اعلان

شیخ عبدالحکیم صاحب احمدی ممبر ترقی اسلام نئی دہلی نے ایک رسالہ "جماعت احمدیہ کے عقائد" کے نام سے ۱۹۴۵ء میں شائع کروایا ہے۔ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کتاب میں جو عقائد لکھے گئے ہیں وہ ہماری جماعت کے نہیں ہیں۔ کیونکہ اس رسالہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۹۰۱ء کے بعد کی تحریروں میں سے نبوت کے تمام حوالہ جات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے

(ناظر تالیف و تصنیف)

انسپکٹر کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایک ذی وجاہت انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ جو سلسلہ کے نظام سے واقف ہو۔ اور موثر گفتگو کرنے والا ہو۔ تنخواہ ۳۰/- روپے ماہوار علاوہ جنگ الاؤنس ۳۰ - ۱½ - ۴۵ کے گریڈ میں دی جائے گی۔ درخواستیں معہ سفارش امراء یا پریذیڈنٹ ۲۰ نومبر ۴۵ء تک دفتر بیت المال میں آجائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

برطانیہ کا وفادار رہنے کی وجہ سے جاپانی مظالم کا ہدف بننے والا ایک احمدی

اب احمدیت کے مخالفین کی شرارت سے مشکلات میں

ڈاکٹر لطیف احمد خان صاحب نے کسی مقام سے حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا ہے۔ جس میں لکھتے ہیں۔

سیدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور کی خدمت میں بذریعہ ملٹری ڈاک ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ ضرورت کے مطابق ایک اور بھیج رہا ہوں۔ بندہ کے لئے دعا کی سخت ضرورت ہے کیونکہ مجھے کچھ جاپانیوں سے واسطہ پڑا تھا۔ عرصہ تین ماہ سخت قید میں رہا۔ ہر قسم کی جسمانی تکلیف مجھے پہنچائی گئی اور مجبور کیا گیا کہ میں اُن کے ساتھ کام کروں۔ لیکن پھر بھی میں نے اتحادیوں کے خلاف کچھ نہ کیا۔ میں جاپانیوں کے ظلم کا شکار برطانیہ کا وفادار رہنے کی وجہ سے ہوا۔ اب وہ لوگ جو احمدیت کی وجہ سے میرے خلاف تھے۔ انہوں نے اپنی پوری کوشش کر کے جھوٹے الزام لگائے ہیں جن کی پرسش کے لئے ہانگ کانگ کی پولیس میں جواب دہی کے لئے جانا پڑیگا۔ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھ رہا ہوں۔ جاپانیوں سے صرف خدا تعالیٰ کی ذات نے مجھے بچایا۔ اور اب بھی حضور کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ مجھ ناچیز پر رحم فرمائیگا۔ اپنی کہانی تفصیلاً پھر لکھونگا۔ تمام جماعت کی خدمت میں السلام علیکم عرض ہے۔ عرصہ ۴ سال سے سلسلہ کے حالات سے بالکل محروم ہوں۔

احباب جماعت اپنے اس بھائی کی مشکلات دور ہونے کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

اعلان تعطیل:- عیدالاضحیہ کی وجہ سے چونکہ جمعہ کے روز تعطیل ہوگی اس لئے ۱۷ نومبر ۱۹۴۵ء کا پرچہ شائع نہ ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (منیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک مطالبہ کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت پر لغو اعتراض

کچھ عرصہ ہوا دفتر اہلحدیث سے ایک اشتہار شائع ہوا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس عبارت کے متعلق سوال کیا گیا تھا۔ جو حضور علیہ السلام نے ازالہ اوہام طبع اول کے صفحہ ۲۵۲ پر رقم فرمائی ہے۔ اور جو یہ ہے۔

"ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا۔ کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائیگی۔ اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا۔ کہ سو برس کے عرصہ میں کوئی شخص زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا اسی بناء پر اکثر علماء و فقراء اسی طرف گئے ہیں۔ کہ خضر بھی فوت ہو گیا ہے۔ کیونکہ مخبر صادق کے کلام میں کذب جائز نہیں۔ مگر افسوس کہ ہمارے علماء نے اس قیامت سے بھی مسیح کو باہر رکھ دیا۔"

اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۴۵ء میں لکھا "اتباع مرزا بتائیں کہ یہ حدیث کہاں ہے اور یہ بھی بتائیں کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے یہ حدیث نکلی تھی۔ اس کے ٹھیک سو سال بعد قیامت آگئی تھی۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ مخالفین اسلام اس حدیث کے مطابق قیامت نہ آنے پر پیغمبر اسلام کو معاذ اللہ کیا کہیں گے۔ یہ بھی بتائیں کہ اگر یہ حدیث نہیں ہے۔ تو مرزا صاحب یہ غلط حدیث بیان کرنے سے کس انعام کے مستحق ہونگے"

اعتراض کی چار شقیں

اس اعتراض کے چار حصے ہیں۔

(۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حدیث کا ذکر ازالہ اوہام کی عبارت میں فرمایا ہے اس کا حوالہ بتایا جائے۔

(۲) یہ ثابت کیا جائے کہ کیا وہ حدیث لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

(۳) اگر پوری نہیں ہوئی۔ تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو زد آسکتی ہے اس کا کیا جواب ہے۔

(۴) اگر حدیث مذکور نہ ملے۔ تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف غلط حدیث منسوب کرنیوالے کے متعلق کیا کہنا چاہیئے

اعتراض کی لغویت

مولوی صاحب اور انکے رفقاء نے جو اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت پر کیا ہے۔ اور جسکو اوپر تشریح کے ساتھ درج کیا جا چکا ہے۔ اس پر ایک نظر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میں جو پہلا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس کا تو ان کو حق ہے۔ لیکن باقی تین امور کا استفسار دیانت داری کے خلاف ہے۔ معلوم ہوتا ہے معترض کو یہ تشویش لاحق ہوئی ہے کہ اگر حدیث مل گئی۔ تو پھر جو پوچھا ہے اسکے نتائج ہونگے۔ انہیں درست ثابت کرنے کی ذمہ واری ان پر بھی عائد ہوگی۔ اور چونکہ ان نتائج کو ثابت کرنا ان کے لئے مشکل ہے۔ اس لئے انہوں نے ساری کی ساری ذمہ واری احمدیوں پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ تا ان کے علم کی پردہ دری نہ ہو۔

دراصل ہم سے صرف یہ استفسار ہو سکتا تھا۔ کہ ازالہ اوہام کی عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس حدیث کا ذکر فرمایا ہے، وہ کہاں ہے۔ اعتراض میں بیان شدہ باقی امور کے اثبات کی ذمہ واری معترضین پر آتی تھی لیکن چونکہ انہوں نے اس بارے میں اپنے عجز کا اظہار کیا ہے۔ اس لئے میں اعتراض کی ان چہار شقوں کو ترتیب وار لیتا ہوں۔

اعتراض کی شق اول کا جواب

معترضین کے اعتراض کی شق اول یہ ہے کہ ازالہ اوہام میں جس حدیث کیطرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے۔ وہ کہاں ہے سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ حدیث کتب حدیث میں متعدد جگہ آئی ہے لیکن میں اسجگہ فی الحال صرف ایک حوالہ پیش کرتا ہوں

کنز العمال جلد ہفتم میں صفحہ ۱۷۰ پر قیامت کے باب کے ماتحت جو احادیث درج ہیں۔ ان میں ایک وہ حدیث بھی ہے۔ جس کا مطالبہ کیا گیا چنانچہ لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما من نفس منفوسۃ الیوم یاتی علیہا مائۃ سنۃ وھی یومئذ حیۃ دوسری روایتوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال ابو سعید صحابی نے تبوک کی جنگ سے واپسی پر کیا تھا۔ اور اس کے جواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الفاظ مذکورہ بالا فرمائے۔ کہ آج سے سو سال تک ان بنی آدم میں سے جو اب زندہ ہیں کوئی موجود نہ ہوگا۔ یعنی سو سال تک قیامت آجائے گی۔ کیونکہ بنی آدم کے مرنے کا نام قیامت ہے۔ گویا اس حدیث میں بعینہ وہی الفاظ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں درج فرمائے ہیں۔ پس معترضین کا یہ اعتراض کہ وہ حدیث جسکا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں کیا ہے۔ کتب احادیث میں موجود نہیں۔ بالکل بے بنیاد اور غلط ہے اگر معترضین کو اس حدیث کا علم تھا۔ اور پھر انہوں نے اعتراض کیا۔ تو دیانتداری سے کام نہیں لیا۔ اور اگر انہیں اہلحدیث ہو کر علم نہیں تھا۔ تو پھر ان کے علم کے دعاوی غلط ہیں۔

شق دوم کا جواب

اب میں اعتراض کی شق دوم کو لیتا ہوں کہ اگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "آج کی تاریخ سے سو برس تک قیامت آجائے گی"۔ تو پھر دنیا پر قیامت کیوں نہیں آئی۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ یہ اعتراض بھی کم علمی کے نتیجہ میں ہے۔ کیونکہ جس مفہوم کے حدیث کے الفاظ متحمل ہیں۔ وہ بالکل درست ثابت ہؤا۔ اور اسی طرح ہؤا جس طرح حدیث میں ذکر ہے اسلامی کتب کے واقفوں سے یہ بات مخفی نہیں۔ کہ الساعۃ اور قیامت کے الفاظ ہم معنی ہیں۔ اور عربی زبان میں ہر دو الفاظ تین معنے ادا کرنے کے لئے بولے جاتے ہیں چنانچہ علامہ شیخ محمد طاہر سندھی اپنی کتاب مجمع البحار میں لکھتے ہیں وقد ورد فی الکتاب والسنۃ علی ثلاثۃ اقسام القیامۃ الکبریٰ والبعث للجزاء والوسطیٰ وھی انقراض القرن والصغریٰ وھو موت الانسان۔ یعنی قر... اور احادیث سے لفظ قیامت کے تین استعمال... ہیں۔ قیامت کبریٰ جو جزا سزا کے لئے بعثت کے مفہوم میں استعمال ہوتی ہے۔ اور قیامت... جس سے مراد ایک صدی کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ... صغریٰ یعنی موت انسانی

اب ظاہر ہے کہ سائل نے آنحضرت صلے ... وآلہ وسلم سے یہ سوال کیا کہ قیامت کب ہوگی۔ یہ سوال ایسا تھا۔ کہ اس میں قیامت کے وہ تینو... مفہوم شامل ہو سکتے تھے۔ جو اسلامی تعلیم کی ... سے لئے جا سکتے ہیں۔ پس بجائے اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سائل کے سوال... اس پر رد کر کے اسکی تشریح اس سے کرواتے کہ تم کس قیامت کے متعلق پوچھتے ہو۔ یا ... خود یہ کہہ کر تشریح فرماتے۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق قیامت کبریٰ کا علم تو ... انسان کو سوائے خدا تعالےٰ کے نہیں۔ با... رہ قیامت وسطیٰ اور صغریٰ کا علم سو وہ مجھ... دیا گیا ہے۔ کہ سو سال کے اندر اندر قیامت... اور صغریٰ وقوع پذیر ہوگی۔ اس سارے مضمو... کو ادا کرنے کی بجائے فصاحت و بلاغت ... کان نے سائل کی حالت کو دیکھا۔ اور یہ معلوم ... کہ وہ اس اسلامی تعلیم سے واقف ہے۔ کہ قیامت کب... کا علم کسی انسان کو نہیں ہو سکتا۔ اسلئے وہ یہ پوچھ رہا ہے کہ اس زمانہ کے زندہ لوگ کب تک اس دنیا میں نظر آتے رہیں گے۔ آپ نے وہ آخری حد بتا دی۔ جب تک کوئی شخص آپ کے زمانہ کا ... سے زیادہ زندہ رہ سکتا تھا۔ اور جسکا علم حضو... کو دیا گیا تھا۔ الغرض حضور نے صحابی کو اسکی حالت کے مطابق جواب دیا۔

میرے اس استدلال کا ثبوت یہ بھی ہے کہ ... صلے اللہ علیہ وسلم سے بعض اور لوگوں نے بھی قیا... کے وقوع کے متعلق سوال پوچھا۔ اور جب حضو... دیکھا کہ سائل کو مطلق جواب سے غلطی لگ سک... ہے۔ تو آپ نے تینوں اقسام کی قیامت کا ذک... فرما دیا۔ اور یہ تشریح فرما دی۔ کہ قیامت کبریٰ ... سوائے خدا کے کسی کو علم نہیں۔ ہاں باقی امو... جو علم حضور کو دیا گیا۔ اس کے مطابق آپ نے جو... دے دیا۔ چنانچہ مسلم جلد ۲ مطبع مجتبائی صفحہ ۴۱۰ ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث آئی ہے

اخبرنی ابو الزبیر انہ سمع جا... بن عبد اللہ یقول سمعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یسألونی عن الساعة وانما علمها عند اللہ واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ تاتی علیھا مائۃ سنۃ۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگ مجھ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ سوال معلوم ہونا چاہئے۔ کہ اگر ان کی مراد اس سے قیامت کبریٰ کے متعلق علم حاصل کرنا ہے۔ تو قیامت کبریٰ کا علم صرف خدا کو ہے۔ ہاں اگر سائلین کا مقصد یہ ہے۔ کہ قیامت صغریٰ کے متعلق مجھے کیا علم دیا گیا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ سو سال کے اندر اندر واقع ہو جائے گی۔

الغرض وہ حدیث جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے۔ اور جس میں آتا ہے۔ کہ قیامت سو برس تک آئیگی۔ اس قیامت سے مراد قیامت کبریٰ نہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد تھا۔ کیونکہ حضور نے خود تشریح فرما دی۔ کہ قیامت کبریٰ کا علم صرف خدا کو ہے۔ ہاں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ حضور کے زمانہ میں جو زندہ لوگ ہیں وہ سو سال تک سب اس دنیا سے رحلت کر جائینگے۔ اور ان میں سے کوئی باقی نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا۔

چونکہ بعض غیر احمدی حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ وہ زندہ چلے آرہے ہیں۔ اور ان کے اس عقیدہ کے مطابق یہ بات واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی زندہ تھے۔ اور ضروری تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کا ہر زندہ شخص مذکورہ بالا حدیث کے مطابق سو سال تک مر چکا ہوتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حدیث کے پیش نظر ازالہ اوہام میں وفات مسیحؑ کے متعلق استدلال فرماتے ہوئے لکھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس قیامت سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے زندوں پر آنی تھی۔ کیونکر بچ سکتے تھے۔

الغرض مذکورہ بالا حدیث اپنے الفاظ کے مطابق پوری ہوئی۔ اور جسے مخبر صادق نے فرمایا تھا۔ ویسے ہی وقوع پذیر ہوا۔

خلاصہ کلام یہ کہ وہ حدیث جس کا مطالبہ معترضین نے کیا ہے۔ وہ کتب احادیث میں موجود ہے۔ اور وہ اسی طرح پوری ہوئی جس طرح کہ مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس لئے کوئی غیر مسلم اس حدیث پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ پس اس حدیث کی موجودگی میں معترضین کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یونہی اپنی تحریر میں اس حدیث کا ذکر کر دیا۔ اور یہ کتب احادیث میں موجود نہیں۔ خدا تعالےٰ کے فرمان کذب بآیاتہٖ کے وعید کے ماتحت آتا ہے۔ نور الحق واقف زندگی دفتر ترجمۃ القرآن

ایک حوالہ کے مطالبہ پر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی مزید غلط بیانیاں

حوالہ دکھانے پر ایک سو روپیہ انعام کا اعلان

حدیث شریف میں آتا ہے۔ من عادیٰ ولیًّا لی فقد اذنتہ للحرب یعنی جو کوئی میرے کسی پیارے سے دشمنی کرے گا۔ میں اس سے لڑونگا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ وہ اپنے اولیاء کے دشمنوں سے خود نپٹیگا۔ وہاں یہ بھی فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اُن دشمنوں کو ان کے اسی ہتھیار سے سزا دیگا۔ جس سے کہ وہ مسلح ہو کر حملہ آور ہونگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام کہ اِنّی مُهِینٌ مَن اَرادَ اِهانتك یعنی جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا۔ میں اسے رسوا کر کے چھوڑونگا۔ میرے اس نظریہ کا مؤید ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے اپنے ایک تازہ مضمون میں ایک نئے ہتھیار یعنی احادیث خیر الانام سے مسلح ہو کر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر حملہ آور ہونا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مصری صاحب کو ان کے ہی ہتھیار سے ایسا گھائل کیا کہ اگر وہ احساس رکھتے ہوں۔ تو اپنی زندگی کو موت سے بدتر خیال کریں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ شیخ صاحب نے ۱۹ ستمبر کے "پیغام صلح" میں ایک مضمون شائع کیا۔ جس میں انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۴۲ و ۴۴۳ میں تین ایسی حدیثیں نقل کی ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ میاں صاحب یعنی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت ایسی خلافت ہے۔ جس میں خیر کی نسبت شر زیادہ ہے۔ اور ان کے مقابل جناب مولوی محمد علی صاحب ایک ایسے امیر ہیں۔ جن کے متعلق پہلے سے یہ پیشگوئی موجود تھی۔ کہ وہ اپنے حریف کے مقابل میں منصور ہونگے۔

شیخ صاحب کے اس ادعا پر جب ہم ان کی پیش کردہ کتاب کی طرف متوجہ ہوئے تو پہلی دو روائتیں تو ہمیں کتاب مذکور کے صفحہ ۴۴۲ میں مل گئیں۔ مگر مصری صاحب کے مضمون کا وہ مفہوم جسے انہوں نے تیسری حدیث سے اخذ شدہ ظاہر کیا تھا۔ اور جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صفحہ ۴۴۳ کا حوالہ دیا تھا۔ اور جسے جناب مولوی محمد علی صاحب کی ذات پر چسپاں کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس مفہوم کو ہم نے بجائے حدیث نبوی کے نواب صاحب کے ایک ایسے قول میں محصور پایا۔ جس کے متعلق خود نواب صاحب نے بھی یہ تصریح کر دی تھی۔ کہ یہ میرا قول ہے۔

اس حقیقت کے کھلنے پر ہمیں مصری صاحب کی خلاف بیانی پر سخت تعجب ہوا۔ ہمارا حق تھا۔ کہ اُن کی اس مغالطہ دہی کو فوراً پریس میں لاتے۔ مگر ہم نے دشمن کو اپنی صفائی کا پورا پورا موقعہ دینے کے لئے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس وعید شدید کے متعلق کہ مَن کذبَ علیّ متعمدًا فلیتبوّأ مقعدہ من النّار۔ (جو مجھ پر عمداً جھوٹ بولے وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔) غور و فکر کر لینے کی غرض سے حوالہ طلب کیا۔ اور مصری صاحب سے دریافت کیا۔ کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ مگر افسوس کہ شیخ صاحب نے ہمارے اس مطالبہ کا جو جواب دیا اس نے ہمیں مجبور کر دیا۔ کہ اصل حقیقت کو کھول کر پیش کریں کیونکہ شیخ صاحب نے چند مزید غلط بیانیوں سے اپنی پہلی غلط بیانی کی حمایت شروع کر دی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"میں نے حجج الکرامہ کے حوالوں سے بعض احادیث لکھی تھیں جن کا مطلب یہ تھا۔ کہ مہدی کی وفات کے بعد اس کے اہل بیت میں سے ایک شخص والی بنایا جائے گا۔ جس میں خیر و شر دونوں ہوں گے لیکن اس کا شر اس کی خیر سے زیادہ ہوگا وہ جماعت میں تفرقہ ڈلوا دے گا۔ وغیرہ اور اس کے خلاف ایک نیک سیرت انسان کھڑا ہوگا۔ وغیرہ "الفضل" نے ان احادیث کے متعلق اصل کتب کا حوالہ طلب کیا ہے۔ مجھے ان کے اس مطالبے پر حیرانی ہے کیا حجج الکرامہ میں سے حوالہ دیکھ کر یہ اصل حوالہ خود نہیں نکال سکتے۔ میں نے حجج الکرامہ کا حوالہ دیا ہوا ہے اگر وہاں موجود نہیں تو میں وہاں سے دکھانے کا ذمہ دار ہوں اگر یہ احادیث موجود ہی نہیں تو پھر تو نواب صدیق حسن خان صاحب مؤلف حجج الکرامہ کو عالم الغیب تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ انہوں نے اتنے سال قبل اتنے عظیم الشان غیب پر مشتمل ایسی بات لکھ دی۔ جس نے وقوع میں آ کر اپنا سچا ہونا ثابت کر دیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حدیث موجود ہے یہ لوگ محض مغالطہ دہی کے لئے ایک غیر معقول بہانے کی پناہ لے رہے ہیں۔ اگر یہ اعلان کر دیں گے کہ انہیں اصل کتابوں میں حوالہ نہیں ملتا تو انشاء اللہ میں وہ بھی نکال کر دکھانے کی کوشش کرونگا۔"

(پیغام صلح ۲۴۔ اکتوبر)

اس مختصر بیان میں انہوں نے متعدد غلط بیانیاں کی ہیں اگر وہ اپنی پہلی لغزش پر سنبھل جاتے اور اعتراف کر لیتے کہ غلطی ہوئی تو انہیں ان مزید غلط بیانیوں کی ضرورت نہ پڑتی مگر ایک عبد محمود کی عداوت کی پاداش یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں سنبھلنے کی توفیق نہ دیتا

شیخ صاحب کا یہ فقرہ کہ "الفضل نے ان احادیث کے متعلق اصل کتب کا حوالہ طلب کیا ہے" پہلی غلط بیانی ہے۔ "الفضل" نے "احادیث" کا حوالہ نہیں بلکہ صرف اُن کی نام نہاد تیسری حدیث کے اصل عربی الفاظ پیش کرنے کا مطالبہ کیا۔ مگر مصری صاحب نے "حدیث" کو "احادیث" بنا دیا۔ تاکہ بوقت ضرورت کسی حدیث کا حوالہ یا اصل عربی الفاظ پیش کر کے اپنے آپ کو سچا ثابت کر سکیں۔

پھر مصری صاحب کا یہ فقرہ کہ "مجھے اُن کے مطالبہ پر حیرانی ہے کیا حجج الکرامہ میں سے حوالہ دیکھ کر یہ اصل حوالہ خود نہیں نکال سکتے"۔ ان کی دوسری اور تیسری غلط بیانی ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ حجج الکرامہ میں مصری صاحب کی تیسری حدیث بحیثیت حدیث موجود ہی نہیں۔ مگر وہ باوجود اس کے یہ اثر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ گویا حدیث موجود ہے۔ اور مزید غلط بیانی یہ کہ ہمیں وہاں سے حوالہ دیکھ کر اصل حوالہ نکال لینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ گویا وہ ناواقف لوگوں کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ حجج الکرامہ میں نہ صرف حدیث موجود ہے بلکہ اس کے ساتھ حوالہ بھی موجود ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جب نواب صدیق حسن خان نے یہ کہہ دیا ہے۔ کہ یہ میرا قول ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تو پھر اس کے ساتھ کسی حوالہ کے پائے جانے کی گنجائش ہی کیونکر ہو سکتی ہے۔ اس تمام حقیقت کا مصری صاحب کو اچھی طرح علم ہے۔ مگر پھر بھی حق پوشی سے باز نہیں آئے۔

پھر مصری صاحب کا یہ فقرہ کہ "پھر تو نواب صدیق حسن خاں مولف حجج الکرامہ کو عالم الغیب تسلیم کرنا پڑے گا۔" یہ چوتھی غلط بیانی ہے۔ کیونکہ نواب صاحب نے تو کوئی غیب کی بات بتائی ہی نہیں۔ صرف مصری صاحب کی کج بین نگاہ نے اب دیکھا ہے۔ علاوہ ازیں اگر نواب صاحب کا قول غیب پر مشتمل ہونے کے باعث حدیث النبی کہلا سکتا ہے۔ تو پھر مصری صاحب صاف طور پر اقرار کریں۔ کہ انہوں نے نواب صاحب کے قول کو اسی جہت سے حدیث کہا ہے۔ کہ وہ غیب پر مشتمل ہے۔ مگر ایسا کرنے سے پہلے وہ یہ بھی سوچ لیں۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کے منصور ثابت ہونے سے پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک نیک سیرت خلیفہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظیر ثابت ہوں گے کیونکہ نواب صاحب کا پہلا علم غیب یہ ہے۔ کہ مہدی کے اہل بیت سے جو خلیفہ ہو گا۔ وہ نیک سیرت اور مہدی علیہ السلام کا نظیر ہو گا۔ پھر مصری صاحب کا یہ فقرہ کہ "اصل بات یہ ہے کہ حدیث موجود ہے۔" یہ پانچویں غلط بیانی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ حدیث موجود نہیں ہے۔ اگر موجود ہے تو مصری صاحب اصل عربی الفاظ نہیں تو کم از کم حجج الکرامہ کے فارسی الفاظ ہی شائع کر دیں۔

پھر مصری صاحب کا یہ فقرہ کہ "اگر یہ اعلان کر دیں گے۔ کہ انہیں اصل کتابوں میں حوالہ نہیں ملتا۔ تو انشاء اللہ میں وہ بھی نکال کر دکھانے کی کوشش کروں گا۔ چھٹی غلط بیانی ہے۔ بھلا جب حجج الکرامہ میں کوئی حدیث نقل ہی نہیں کی گئی۔ تو پھر اصل کتابوں سے نکال کر دکھانے کی کوشش کرنے کے کیا معنے اور اگر ہمارے اعلان سے کوئی چیز نسبت سے مسبت ہو سکتی ہے۔ تو لیجئے ہم اعلان کئے دیتے ہیں۔ کہ مصری صاحب کی "تیسری حدیث" ہمیں کہیں نہیں ملتی۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے۔ دنیا کے کسی عالم کو بھی نہیں ملیگی۔ حتیٰ کہ خود مصری صاحب جیسے بزعم خود "مستند عالم" کو بھی نہیں ملے گی۔ اور اگر وہ اپنی نام نہاد تیسری حدیث جسے انہوں نے کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۲۱۳ سے نقل کرنے کا ادعا کیا ہے۔ ہمیں اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ سے نکال کر دکھا دیں۔ تو ہم انہیں مبلغ یکصد روپیہ بطور انعام پیش کریں گے (خاکسار ظفر محمدؐ مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں

جماعت احمدیہ امرتسر نے مسجد احمدیہ کے لئے ۲۵ ہزار میں ایک باموقع زمین معہ عمارت خرید لی

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست

اللہ تعالیٰ کے بیحد احسان اس کے کرم اور اس کی بخشش سے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز المصلح الموعود اطال اللہ عمرہٗ کی توجہ عالیہ اور دعا کی برکت سے جماعت احمدیہ امرتسر کے اس دیرینہ خواب کی تعبیر آخر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل سے پوری فرما دی۔ کہ امرتسر کے ایک مرکزی مقام پر مسجد کے لئے ایک قطع زمین معہ عمارت پچیس ہزار روپے میں خرید کر رجسٹری بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان کرائی گئی ہے۔ الحمد للہ۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ وان شکرتم لازیدنکم کے ارشاد خداوندی کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی حمد اور تعریف اور اس کے حبیب پاک سید ولد آدم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور حضور کے مثیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود اور سلام بھیجنے کے بعد میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اور ان سب احباب کا خلوص دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس کار خیر میں ہماری جماعت کی امداد فرمائی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

پچیس ہزار میں سے قریب نو ہزار روپے کی رقم جماعت امرتسر نے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے بطور قرضہ حسنہ لی ہے۔ جس کا ادا کرنا جماعت امرتسر کے ذمہ ہے۔ میں احباب جماعت امرتسر اور ان تمام دوستوں کی خدمت میں جن کا جماعت امرتسر کے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رہا ہے۔ اور وہ آج کل امرتسر سے باہر دوسری جگہوں میں ذی استطاعت اور ذی ثروت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے مال سے انہیں حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس وقت جماعت احمدیہ امرتسر کے اس بار کو اتارنے میں پوری پوری مالی اعانت فرما دیں۔ تا ہماری جماعت کا کوئی ادھورا کام حضرت مصلح موعود کے مبارک زمانے میں جماعتوں کی تبلیغی اور تنظیمی دوڑ میں ہمارے قدموں میں رکاوٹ ڈالنے والا نہ بنے۔ وباللہ التوفیق

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار ڈاکٹر محمدؐ منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر

مجالس خدام الاحمدیہ اور تعلیم ناخواندگان

سالانہ اجتماع پر علمی مقابلوں کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت تھوڑی مجالس نے تعلیم ناخواندگان کی طرف توجہ کی ہے۔ اب مکرر تمام مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسی مجالس جہاں کوئی خادم ناخواندہ نہیں ہے۔ دفتر مرکزیہ میں اطلاع دے۔ ناخواندہ کی تعریف یہ ہو گی۔ کہ اسے قرآن کریم ناظرہ نہیں آتا۔ معمولی اردو لکھنا پڑھنا نہیں آتا۔ ۱۰۰ تک گنتی نہیں آتی۔ ترجمہ نماز نہیں آتا۔ دستخط نہیں کر سکتا وغیرہ۔ لیکن اگر کسی مجلس میں ایسے ناخواندہ ہوں۔ تو مجلس کے سیکرٹری تعلیم کا فرض ہے۔ کہ فوراً ان کی تعلیم کا انتظام کرے۔ اور مجلس مرکزیہ کو اطلاع دے۔ کہ فلاں فلاں خادم کو فلاں فلاں چیز نہیں آتی۔ اور یہ کہ مجلس نے ان کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔ یہ رپورٹیں جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ والسلام (خاکسار بشیر احمدؐ بیگ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

قابل توجہ موصیان

نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال موصیوں سے سال گذشتہ کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے ایک فارم بھیجا جاتا ہے۔ کیونکہ آئندہ سال کی آمد کا تو پتہ ہر شخص کو نہیں ہوتا۔ کہ کیا ہو گی۔ لیکن گذشتہ سال کی آمد کا ہر شخص کو جو اپنا حساب رکھنے کی کوشش کرے۔ پتہ ہو سکتا ہے۔ اس فارم کے پُر کرنے میں بعض لوگ لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ یا اسکو اہمیت نہیں دیتے۔ موصی احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک موصی نے اپنی آمد عمداً غلط بتائی۔ تحقیقات کرنے پر اس نے تسلیم کیا۔ کہ میں نے اپنی آمد بجائے ۶۰/- للہ کے ۱۶۰/- روپے لکھائی ہے۔ اس پر مجلس کارپرداز نے اسکی وصیت منسوخ کر دی ہے۔ لہٰذا موصی احباب کو اس فارم کے پُر کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور صحیح آمد درج کرنی چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

قربانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں

دفتر اول کے مجاہد جو گیارھویں سال کے جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور دفتر دوم کے مجاہد جو سال اول کے جہاد میں ایک ماہ کی آمد دینے کا وعدہ اپنے مقدس امام کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ وہ حضور کا یہ ارشاد یاد رکھیں اور اس پر عمل کر کے اپنے لئے زادِ راہ تیار کر لیں۔ فرمایا:۔

"جو شخص یہ کہے گا۔ کہ میں بہت سے چکر پہلے کاٹ چکا ہوں۔ اور اب تھک گیا ہوں۔ اس لئے میں یہ چکر نہیں کاٹ سکتا۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہو گی۔ جو یہ کہتا ہو۔ کہ میں نے کل پرسوں یا اترسوں کھانا کھایا تھا۔ اس لئے آج کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جو شخص زندگی کے ساتھ کھانا ترک کر دیتا ہے۔ وہ زندگی نہیں موت کا منہ دیکھتا ہے۔ اسی طرح جو جماعتیں صرف اپنی پچھلی قربانیوں پر انحصار رکھتی ہیں۔ اور آئندہ قربانی سے رک جاتی ہیں۔ وہ زندگی نہیں بلکہ موت کا منہ دیکھتی ہیں۔"

پس وہ جو وعدے کر چکے ہیں۔ نہ صرف اپنے وعدے ۳۰ نومبر ۴۵ء تک ادا کریں۔ بلکہ آئندہ آنے والی قربانی کے مطالبہ کے لئے بھی بشرح صدر تیار رہیں۔ کیونکہ قربانی کے بغیر زندگی ممکن نہیں۔ نیز لیگوس مشن کی مقررہ رقم فوری ارسال فرمائیں۔ تا افریقہ روپیہ بھیجا جائے۔ آپ کے روپیہ کا انتظار ہے۔ جس فہرست کے شائع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ وہ فہرست تو اشاعت کے لئے تیار ہے۔ مگر چونکہ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ ہر فرد اور جماعت فوراً روپیہ ارسال فرمائے اور چند دنوں کے اندر اندر روپیہ پورا کر دیں۔ تا جلد سے جلد مکمل فہرست ہی شائع کر دی جائے۔ اس لئے نومبر کے پہلے عشرہ والی فہرست کو فی الحال ملتوی کر دیا گیا۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری)

نقشہ بیعت اندرون ہند ماہ اکتوبر ۱۹۴۵ء

اضلاع گورداسپور سیالکوٹ گوجرانوالہ کی جماعتیں توجہ فرمائیں

اکتوبر ۱۹۴۵ء میں کل ۸۳ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے ضلع گورکھپور اول۔ یوپی۔ ضلع ملتان۔ پراونشل بنگال دوئم اور ضلع لاہور سوئم ہیں۔ ان حلقہ جات کی بیعت علی الترتیب ۱۰۔ ۹۔ ۹۔ ۹ اور ۸ ہے۔ چھ ماہ کے بعد اس مرتبہ پراونشل بنگال میں کسی قدر ترقی ہے خدا تعالیٰ اس حلقہ کو پہلے سے بھی زیادہ ترقی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔ اضلاع گورداسپور سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں رفتار بیعت بہت کم ہو گئی ہے ۳۰ اگست تک ان اضلاع کی ماہوار اوسط بیعت علی الترتیب ۴۷۔ ۲۶ اور ۱۸ تھی۔ لیکن ان اضلاع میں اکتوبر میں صرف ۱۰۔ ۴ اور صفر بیعت ہوئی ہے۔ کیا ان اضلاع میں ابھی جمود ٹوٹنے کا وقت نہیں آیا؟

ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فی صدی جماعتیں ہیں اس مہینہ میں ۲۰ بیعتیں ہوئیں۔ دس فی صدی جماعتوں کا نقشہ بیعت درج ہے (انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری)

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم اخاء تا ۳۱ اخاء ۱۳۲۴ھ

اس میں دس فی صدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان	×	۲۵	کروڈاپلی - اڑیسہ	×	۴۹	فیروزپور	×
۲	لاہور	×	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	×	۵۰	سامانہ محمودپور ریاست پٹیالہ	×
۳	کریام ضلع جالندھر	×	۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	×			
۴	دہلی	×	۲۸	پراونشل بنگال	۹	۵۱	غوث گڑھ ماچھیواڑہ ریاست پٹیالہ	×
۵	سیالکوٹ	۱	۲۹	گنج مغلپورہ - لاہور	۱			
۶	حیدرآباد دکن	۱	۳۰	باڑی پورہ چک ایمرچ کشمیر	×	۵۲	بھاگلپور	×
۷	کلکتہ	×				۵۳	کپورتھلہ	×
۸	کیرنگ اڑیسہ	×	۳۱	رشی نگر - کشمیر	×	۵۴	کوئٹہ	×
۹	ناسنور کشمیر	×	۳۲	دوالمیال - جہلم	×	۵۵	چانگریاں مانگا سیالکوٹ	×
۱۰	شکار گورداسپور	×	۳۳	دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ	×	۵۶	مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	×
۱۱	گھٹیالیاں سیالکوٹ	×	۳۴	چک سکندر - ضلع گجرات	×			
۱۲	ننگل کلاں گورداسپور	×	۳۵	سٹروعہ ضلع ہوشیارپور	×	۵۷	عزیزپور ڈگری - سیالکوٹ	×
۱۳	ادرحمہ ضلع سرگودھا	×	۳۶	گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	۱	۵۸	جونڈہ ״	×
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	×	۳۷	سیدوالہ ضلع شیخوپورہ	×	۵۹	لالہ موسیٰ - گجرات	×
			۳۸	شاہدرہ	×	۶۰	کھنہ پور کشمیر	×
۱۵	امرتسر	۱	۳۹	جہلم	×	۶۱	محمد آباد سٹیٹ سندھ	×
۱۶	سونگھڑہ - اڑیسہ	×	۴۰	بمبئی	۱	۶۲	خانوالی حیا نوالی سیالکوٹ	×
۱۷	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں	×	۴۱	کسیکی کلاسوالہ سیالکوٹ	×	۶۳	شاہ پور امرگڑھ ضلع گورداسپور	×
۱۸	محمود آباد - جہلم	×	۴۲	یادگیر - دکن	×			
۱۹	گولیکی - گجرات	×	۴۳	بھیروچی - گورداسپور	۲	۶۴	جنڈکے شنگیے سیالکوٹ	×
۲۰	کنانور مالابار	×	۴۴	گجرات	۱	۶۵	ملتان	×
۲۱	چارکوٹ کشمیر	×	۴۵	کوٹ قیصرانی	×	۶۶	ناصر آباد سندھ	×
۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۴۶	کاٹھ گڑھ ہوشیارپور	×	۶۷	بنگال - اڑیسہ	×
۲۳	انکھوال ״	۱	۴۷	کراچی	×	۶۸	پشاور	×
۲۴	موسیٰ بنی مائینز - بہار	×	۴۸	ونجواں - گورداسپور	×	۶۹	محبوکہ	۱

خریداران "الفضل" کی خدمت میں ضروری گزارش

بعض دوست یہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ اور بعض اوقات تین تین چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چند ایک ایسے پرچے جو ان کو اکٹھے ہی اکٹھے ملے ہوں۔ بمعہ پیکٹ کے مجھے بھجوا دیں۔ تا دیکھا جا سکے کہ وہ کہاں رکے رہتے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہو سکا۔ قادیان کے ڈاکخانہ سے تو سب پرچہ روزانہ روانہ کر دیا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک سے تعلق رکھنے والے دوست بھی اس بارہ میں مشورہ دیں کہ اس کے کیا وجوہ ہو سکتے ہیں۔ اور اسے کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ والسلام

(خاکسار منیجر)

SHAD EYE SERVICE
ہر قسم کی عینک - ہر مرض کے علاج کے لئے ڈاکٹر بشیر احمد شاد - الحکم اسٹریٹ قادیان کا پتہ یاد رکھیں

پیٹنٹ — پرانا تجار
آسام بنگال
کی مشہور و معروف دوا جبری مریض کی جان بچانے کیلئے ایک الٹیوریہ شکتی (خداداد طاقت) ہے سب طرف سے ناامید ہوئے مریضو! ایک بار آزمائش کرو۔
قیمت جبری پشل جس میں قیمتی کشتہ جات شامل ہیں مکمل چالیس روز کا کورس کھپتر روپے۔ نمونہ دس روز میں لیوے۔ جبری ۱۲ بیس لیوے نمونہ دس روز چھ روپے
پتہ:- ایشیا کیمیکل شرما اینڈ سنز (۲) شیلانگ آسام یا پنجاب آفس جگادھری

ٹی۔ بی۔ کیور
سل۔ دق۔ پرانی کھانسی و بخار کے لئے سالوں کا مجرب نسخہ —T. B.. CURE—
فی پونڈ ۱۵/-/-
حمیدیہ فارمیسی قادیان

چاقو
بہترین پاکٹ نائف
ایجنٹ۔ افضل برادرز جنرل مرچنٹس قادیان
قیمت فی چاقو ایک روپیہ
اصلی فولادی ہاگورا چاقو۔ جس کے خوشنما دستے پر ہاگورا کا اشتہار ہوتا ہے
گارنٹی
اسٹیل خراب نکلنے پر استعمال شدہ واپس۔ اکٹھے چھ چاقو منگوانے پر خرچہ ڈاک و پارسل معاف!
ملنے کا پتہ:- ایس۔ ایم عبداللہ احمدی۔ ہاگورا ورکس۔ وزیر آباد۔ پنجاب

ڈپٹی ریکروٹنگ آفیسر قادیان میں

لفٹیننٹ اے لطیف صاحب ڈپٹی ریکروٹنگ آفیسر (رائل انڈین نیوی) ۱۶ لغایت ۱۸ نومبر ۱۹۴۵ء کو قادیان میں تشریف فرما ہوں گے۔ جن لڑکوں کی تعلیم آٹھویں جماعت تک اور عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک ہو۔ ان کے لئے مستقل ملازمت حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے بشرطیکہ وہ والدین یا گارڈین کی تحریری اجازت پیش کر سکیں۔ امیدوار ڈپٹی ریکروٹنگ آفیسر صاحب کو ان ایام میں صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر مل سکتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنکھوں کا اثر عام صحت پر ہے کیونکہ آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کاہلی اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ یہ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ ار
ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

تمہارے طرزِ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے تم نے یہ اعزاز محض اپنے بل پر حاصل کیا ہے۔ یاد نہیں کہ یہ میری ہی بچائی ہوئی رقم تھی جس کی بدولت تم نے یہ ہنر سیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ تم بہت ہونہار ثابت ہوئے، مگر . . . میں روپیہ جمع نہ کرتا تو آج تم کو اتنا عمدہ روزگار حاصل نہ ہوتا"

یہ اب سے بارہ برس بعد، ایک نازاں باپ اور شاداں لڑکے کے درمیان خیالی گفتگو سہی، مگر حقیقت سے دور نہیں۔ ہمارا ملک آئندہ بڑی تیزی سے ترقی کی منزلیں طے کرے گا اور نوجوانوں کے لئے نہایت عمدہ مواقع پیدا ہوں گے۔ جس طرح ہندوستان کو ترقی کے لئے سرمائے کی ضرورت ہوگی، اسی طرح نوجوانوں کو بھی تعلیم و تربیت کیلئے روپیہ درکار ہوگا۔ اسے فراہم کرنے کے لئے آپ کو اس وقت کفایت اور جزرسی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔

کل کا فکر آج کیجئے
جتنا بچا سکیں بچا لیجئے

مگر اپنی رقم کسی ایسی مد میں لگایئے جہاں یہ محفوظ رہے اور وقتِ ضرورت آپ کو مل سکے۔
نیشنل سیونگز سرٹیفیکیٹس، سرکاری قرضے، ڈاکخانے کا سیونگز بینک کھاتہ، بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی اور بینک کا بچت کھاتہ یہ سب مدیں محفوظ بھی ہیں اور فائدہ مند بھی۔ زمین، عمارات، خام یا صنعتی اشیاء اور جواہرات خرید کر اپنی رقم کو خطرے میں ڈالئے۔ یہ آجکل بڑے خسارے کا سودا ہے۔
مستقبل کے لئے بچایئے اور احتیاط سے لگایئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمۂ فائننس نے شائع کیا
AAA153

سردیوں کے تحفے
اونی
سٹاکنگ
سویٹر
مفلر
جرابیں وغیرہ
کنٹرول قیمت پر خریدیں
سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۴ نومبر۔ آئندہ چھ ماہ میں انڈین نیشنل آرمی کے چار سو افسروں کے خلاف کورٹ مارشل میں مقدمات چلیں گے۔ ان مقدمات کی سماعت کے لئے چھ کورٹ مارشل بیٹھیں گے۔ ہر کورٹ کے سات ممبر ہوں گے۔ جن میں کچھ ہندوستانی ہوں گے۔ اور کچھ انگریز۔

دہلی ۱۴ نومبر۔ ان قیدیوں کے خلاف بھی عنقریب مقدمات چلنے والے ہیں۔ جن کے خلاف جرمنوں کے ساتھ تعاون کرنے کا الزام ہے۔

سورابایا ۱۴ نومبر۔ ہندوستانی فوج نے سورابایا کے سب سے بڑے ریلوے سٹیشن پر قبضہ کر لیا۔ قبضہ سے پہلے برطانوی ہوائی جہازوں نے سخت بمباری اور برطانوی توپوں نے سخت گولہ باری کی۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی تعداد میں ۵ لاکھ کا اضافہ ہو گیا ہے۔ پہلے یہ تعداد ۳۰ لاکھ تھی۔ گویا اب ہر دس پنجابیوں میں سے ایک شخص ووٹر بن گیا ہے۔ پنجاب کی کل آبادی ۳½ کروڑ ہے۔ جس میں سے ۳۵ لاکھ اشخاص ووٹرن گئے ہیں۔ نئی فہرستوں کی اشاعت ۲۳ نومبر تک عمل میں آجائے گی۔ اور ۱۲ دسمبر سے ۱۸ دسمبر تک اعتراضات کئے جانے کے بعد قطعی انتخابی فہرستیں ۳ جنوری تک شائع ہو جائینگی۔

لنڈن ۱۴ نومبر۔ آج ہوس آف کامنز میں ایک سوال کے جواب میں منسٹر آف سٹیٹ نے اعلان کیا۔ کہ ڈچ حکام جاوا کے وطن پرست لیڈر ڈاکٹر سکارنو سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ اور یہ میٹنگ جلد ہی ہو گی۔

ماسکو ۱۴ نومبر۔ سوویٹ سرکاری اخبار جو امریکہ کے اٹامک راز کو اپنے تک رکھنے کی پالیسی کو اٹامک ڈپلومیسی کا نام دے کر اس پر نکتہ چینی کر رہا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آج بھی دنیا میں ایسے آدمی ہیں۔ جنہوں نے دوسری جنگ عظیم سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ اور جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ پرانا زمانہ پھر واپس لایا جا سکتا ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے۔ کہ اٹامک بم کا راز کسی ایک ملک کی زیادہ دیر تک اجارہ داری ہی نہیں رہ سکتا۔

پیرس ۱۴ نومبر۔ جنرل ڈیگال کو آج ۵۲۵ ووٹوں کی اکثریت سے فرانسیسی گورنمنٹ کا افسر اعلیٰ منتخب کیا گیا ہے۔ یعنی جنرل ڈیگال فرانسیسی گورنمنٹ کے ہیڈ ہو گئے۔

ٹوکیو ۱۴ نومبر۔ جاپانی حکومت نے اعلان کیا ہے۔ کہ کانوں سے سونا حاصل کرنے کے کام کو پھر جاری کیا جائے گا۔ باخبر صنعتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ جاپانی حکومت نے یہ اقدام تاوان جنگ کی ادائیگی کے سلسلہ میں کیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر۔ دار الامارت وائٹ ہوس سے اعلان ہوا ہے۔ کہ مسئلہ فلسطین کی جانچ پڑتال کے لئے برطانیہ اور امریکہ کی مشترکہ کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔

ٹوکیو ۱۳ نومبر۔ ہیروہیٹو کل صبح اپنی شاہی ٹرین میں بایں حلیہ سوار ہوئے۔ کہ آپ نے سیاہی مائل نیلے رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ اور تلوار نہیں لگائی تھی۔ آپ شاہی قبرستان میں اپنے بزرگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کرنے گئے۔ کہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۴ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ سلطنت برطانیہ میں ساڑھے بارہ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ ان میں ۹ کروڑ بیس لاکھ ہندوستان میں ایک کروڑ تیس لاکھ مشرقی مقبوضات میں اور ایک لاکھ باسٹھ ہزار برطانیہ اور مستعمرات میں آباد ہیں۔

چمبہ ۱۴ نومبر۔ دیوان مادھو رام کا داخلہ ریاست چمبہ میں بند ہو گیا۔ اسے ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ تاحکم ثانی حدود ریاست میں قدم نہیں رکھ سکتا۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ مسلم لیگ ٹکٹ کے لئے درخواستیں دینے کی آج آخری تاریخ تھی۔ لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے پاس کل ۳۱۳ درخواستیں پہنچی ہیں۔ یہ درخواستیں ۸۶ مسلم نشستوں کے لئے ہیں۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ جنگ کے کل اکتیس وکٹوریہ کراس پانے والوں میں چودہ پنجابی ہیں۔

نیو یارک ۱۴ نومبر۔ پونے تین لاکھ مزدوروں اور کاریگروں نے ہڑتال کر رکھی ہے صنعت فولاد کے کئی لاکھ مزدور ہڑتال کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ ڈی ٹرائٹ میں موٹر سازی کے چھ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال رکوانے کے لئے بات چیت ہو رہی ہے۔

بمبئی ۱۳ نومبر۔ پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہر ہندوستانی کا فرض ہے۔ کہ بغاوت کرے اور اس بغاوت کو اس وقت تک جاری رکھے۔ جب تک کہ آزاد نہ ہو جائے۔ ہر ملک جس پر دوسری قوم کا قبضہ ہے۔ اس کے خلاف آواز بلند کرنے کا حق دار ہے۔ میں بڑے غور و خوض کے بعد بغاوت کا لفظ استعمال کر رہا ہوں۔

لنڈن ۱۴ نومبر۔ شاہ فاروق نے مصری پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے ایک تقریر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مصر سے غیر ملکی فوجوں کو ہٹا لیا جائے۔ مصری سوڈان مصر کے حوالے کیا جائے۔ اور لیبیا کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے لیبیا میں استصواب رائے عامہ کیا جائے۔

یروشلم ۱۴ نومبر۔ فلسطینی عربوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانوی گورنمنٹ نے ان سے غداری کی ہے۔ اور کہ وہ ۱۹۳۹ء کے قرطاس ابیض کی شرائط سے منحرف ہو گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ برطانوی گورنمنٹ کی تجاویز کی مخالفت کرے گی۔

لاہور ۱۴ نومبر۔ سونا ۔۔۔ ۸۲ روپے چاندی ۔۔۔ ۱۳۳ روپے۔ پونڈ ۔۔۔ ۵۸

امرتسر۔ سونا ۔۔۔ ۸۴ روپے چاندی ۔۔۔ ۱۳۳ روپے پونڈ ۔۔۔ ۵۸

بٹاویہ ۱۵ نومبر۔ جاوا میں آدھے سے زیادہ حصے پر برطانوی افواج قابض ہو گئی ہیں۔ اس علاقہ میں جہاں برطانوی قوموں کا قبضہ ہے۔ بڑے گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ انڈونیشین چھپ چھپ کر گولیاں چلا رہے ہیں۔ اور پہلے کی نسبت زیادہ زور اور زیادہ تنظیم سے لڑائی لڑ رہے ہیں۔

سیگان ۱۵ نومبر۔ آج ایک فرانسیسی افسر نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ اگر ہندچینی میں صورت حالات اسی طرح اصلاح پذیر رہی۔ تو امید ہے کہ چار ماہ تک عام انتخابات شروع کئے جا سکیں گے۔

یروشلم ۱۵ نومبر۔ کل تل ابیب میں یہودیوں نے شدید مزاحمت کی دو یہودی مارے گئے اور آٹھ گھائل ہوئے۔ یہاں کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔

دہلی ۱۵ نومبر۔ حکومت ہند کے لیبر ڈیپارٹمنٹ نے بجلی کی ترقی کے لئے کچھ مفید تجاویز پر مشتمل سکیم ایک مجلس میں مزید غور کے لئے پیش کی ہے۔

چنکنگ ۱۵ نومبر۔ صوبہ سوئیان کے دار السلطنت میں کمیونسٹوں اور سنٹرل گورنمنٹ کے سپاہیوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ صوبہ شانسی کے جنوب میں کمیونسٹوں کو اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔

پیرس ۱۵ نومبر۔ مسٹر چرچل آج برسلز پہنچ گئے۔

بمبئی ۱۴ نومبر۔ سنٹرل اسمبلی کے ۵۱ جنرل (غیر مسلم) حلقوں میں سے پچیس میں کانگرسی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ صنعت و حرفت کی چار نشستوں میں سے تین بلا مقابلہ کانگرس کے قبضہ میں آگئی ہیں۔ سی۔ پی و برابر کے مالکان اراضی کی نشست بھی کانگرس کے قبضہ میں آگئی ہے۔

دمشق ۱۳ نومبر۔ حکومت شام پر اس امر کا انکشاف ہوا ہے۔ کہ یہودی۔ ترکی اور شام کی سرحد کو عبور کر کے شام میں داخل ہوتے تھے۔ اور شام سے فلسطین میں داخل ہونے کی کوشش کرتے تھے۔ حکومت شام نے یہودیوں کی ایک پارٹی کو شام کی سرحد عبور کرتے ہوئے گرفتار کر لیا ہے۔ حکومت ترکیہ نے حکم دیا ہے۔ کہ اگر کسی یہودی نے پاسپورٹ کے بغیر سرحد کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ تو اسے شدید نوعیت کی سزا دی جائے گی۔ ترکی حکومت نے سرحدوں پر پہرہ کو کڑا کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ ماسکو سے مارشل سٹالن کی غیر حاضری مختلف اقسام کی قیاس آرائیوں کا موجب بن گئی ہے۔ ان قیاس آرائیوں کے مطابق سٹالن مر چکا ہے۔ یا پھر واشنگٹن میں موجود ہے۔

لائل پور ۱۳ نومبر۔ گندم ۔۔ ۶ ۔ ۹ روپے تا ۸ ۔ ۹ روپے۔ نخود ۔۔ ۱۰ ۔ ۷ روپے دال نخود ۴ ۔ ۸ روپے۔ گڑ ۔۔ ۱۵ تا ۸ ۔ ۱۹ روپے۔ شکر ۔۔ ۲۱ تا ۔۔ ۲۵ گھی ۔۔ ۱۴ روپے۔ آٹا ملز ۔۔ ۱۵ ۔ ۸ روپے تا ۹ روپے